اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر1- اللہ تعالی کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالی سے محبت اللہ تعالی کی محبت سے مراد ہے کہ کہ اس کے احکام کو دل سے تسلیم کیا جائے اس لئے فرمایا ہے کہ:

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرہ:165)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالی سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔

تکمیل ایمان:

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیوں کہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے ایمان کا تقاضا ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔

سوال نمبر2 -رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

جواب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اللہ تعالی سے محبت کا دعوی تو کیا جا سکتا ہے مگر اس کا ثبوت کیسے دیا جائے یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا اللہ تعالی کا کرم ہے کہ اس نے خود اس کا راستہ بتا دیا۔ ارشاد ہوا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ-وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آل عمران:31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم:

محبت الہی اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لیے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (النسا:65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مان لے اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کرے اس پر تنگ دل نہ ہو بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کریں۔

اطاعت اتباع کی عملی ہیں اس سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں.

سوال نمبر3 -قرآن کریم کی کسی ایک آیت کے حوالے سے ختم نبوت کا مفہوم واضح کریں۔

جواب:

قرآن کریم کی روشنی میں ختم نبوت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پوری انسانیت کے لیے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا:

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ (مائدہ:3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت تمام کردی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

اسلام ایک تکمیل دین / خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم:

دین مکمل نعمت مکمل اور اسلام پر رضا الہی کا واضح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لیے کہ احکام الہی مکمل ہوگئے اب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تا ابد سے راہ بنانا ہے اورپیغام الہی کو اپنا دستور حیات سمجھنا ہے کہ یہ انسانیت کے لئے صرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبل انبیائے کرام علیہ السلام علاقوں قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لیے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا ایک مرکز ایک آنسو ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی وحدت آشنا کردیا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:158)

ترجمہ: فرما دیجئے کہ لوگوں میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں اور یہ کہ:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ-وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا (الاحزاب:40)

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو اللہ تعالی کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔